سوال

(197) کلمہ طیبہ پڑھنے والی ایک ہرنی کا قصہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

''مارچ ۲۰۰٦ء کے ماہنامہ ''محدث'' میں امام حرم الشیخ راشد الخالد کا صحن کعبہ میں پیش کردہ وہ خطبۂ جمعہ جس سے تحریک ناموس رسالت نے جنم لیا، کا ترجمہ کیا ہے۔ اس میں امام موصوف کے بیان کردہ اس واقعے کی تحقیق طلب ہے۔ ''زید بن ارقمؓ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے کی ایک گلی سے گزر رہے تھے۔ کسی دیہاتی نے ایک ہرنی کو جنگل سے پکڑ کر باندھ رکھا تھا۔ جب وہاں سے گزرے تو دیکھا کہ ایک ہرنی وہاں بندھی ہوئی ہے۔ ہرنی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو شکوہ کناں ہوئی۔ کہ یہ دیہاتی مجھے جنگل سے شکار کرکے لے آیا ہے۔ میرے تھنوں کا دودھ مجھ پر گراں ہوگیا ہے۔ مجھے آزاد کردیں کہ میں اپنے بچوں کے پاس چلی جاؤں اور میرے دودھ سے مجھے آرام مل جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں تجھے چھوڑ دوں تو کیا تو اکیلی چلی جائے گی؟ اس نے کہا: ہاں چلی جاؤں گی۔ اسی دوران (میں) وہ دیہاتی بھی آگیا، جس نے اسے باندھ رکھا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا: کیا اس ہرنی کو بیچو گے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آپ کی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہرنی کو آزاد کردیا۔ حضرت زید بن ارقمؓ کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم! میں نے صحرا میں اس کو آواز لگاتے ہوئے سنا۔ وہ کہہ رہی تھی: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ حضرت ام سلمہؓ اور دیگر صحابہؓ سے اس کے اور طرق بھی ہیں۔ (ماہنامہ محدث اپریل ۲۰۰٦ ص ۲۸، ۲۹)''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب یہ روایت دلائل النبوة للبیہقی (٦ ۳۵) دلائل النبوة لابی نعیم الاصبہانی (ص ۱۳۳ ح ۲۷۳) تلخیص المتشابہ فی الرسم للخطیب (۲ ۳۰۷) میں ''یعلی بن ابراہیم الغزال: ثنا الہیثم بن حماد علی ابی کثیر عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ'' کی سند سے مروی ہے۔ اسے سیوطی نے الخصائص الکبری (۲ ٦۱) میں بیہقی اور ابو نعیم سے نقل کیا ہے۔ اس قصے کے راوی یعلیٰ بن ابراہیم کے بارے میں حافظ ذہبی نے کہا: ''لا اعرفہ، لہ خبر باطل عن شیخ واہ'' میں اسے نہیں جانتا، اور اس کی (بیان کردہ) خبر باطل ہے جو اس نے ایک کمزور استاد سے بیان کی ہے۔ (میزان الاعتدال ۴ ۴۵٦)

حافظ ابن حجر العسقلانی نے کہا: ''ہذا موضوع'' یہ (روایت) موضوع (من گھڑت) ہے۔ (لسان المیزان ٦ ۳۱۴ وجدید ۷ ۵۱۲)

ہیثم بن حماد اور ابو کثیر کے بارے میں حافظ ذہبی نے کہا کہ یہ دونوں معروف نہیں ہیں۔ (دیکھئے میزان الاعتدال ۴ ۳۲۱)

خطیب نے کہا: ''الہیثم بن حماد فی عداد المجہولین، یروی عن ابی کثیر شیخ غیر مسمی'' ہیثم بن حماد مجہولوں میں سے ہے، وہ ابو کثیر سے روایت بیان کرتا ہے جس کا نام معلوم نہیں۔

(تلخیص المتشابہ ۲ ۳۰۷)

حافظ ابن حجر کا خیال ہے کہ ہیثم بن حماد سے مراد ہیثم بن جماز ہے۔ (لسان المیزان ٦ ٢٠٤)

''ضعیف الحدیث، منکر الحدیث'' (الجرح والتعدیل ۹ ۸۱)

معلوم ہوا کہ سیوطی نے خصائص کبریٰ میں موضوع روایتیں بغیر کسی جرح و تنقید کے نقل کر رکھی ہیں لہٰذا اس کتاب کی روایتوں پر بغیر تحقیق کے اعتماد کرنا صحیح نہیں ہے۔

دوسری روایت: سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب روایت دلائل النبوۃ للبیہقی (٦ ٣٤) میں ''علی: بن قادم: حدثنا ابوالعلاء خالد بن طھمان عن عطیہ عن ابی سعید'' کی سند سے مروی ہے۔ اس کا بنیادی راوی عطیہ بن سعد العوفی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ (دیکھئے الحدیث: ۲۴ ص ۴۰)

عطیۃ العوفی مدلس تھا۔ (طبقات المدلسین: ١٢٢ ٤)

یہ محمد ابن السائب الکلبی کو ابوسعید کہہ کر اس سے تدلیس کرتا تھا۔ (کتاب المجروحین الابن حبان ۲ ١٧٦)

محمد بن السائب الکلبی کذاب تھا، دیکھئے ''الحدیث'' (۲۴ ص ۵۲ تا ۵۴)

لہٰذا یہ سند موضوع ہے۔

تیسری روایت: اسے طبرانی (الاوسط: ۵۵۴۳) اور ابونعیم الاصبہانی (دلائل النبوۃ ص ۱۳۳ ح ۲۷۴) نے ''محمد ابن عثمان بن ابی شیبۃ: حدثنا ابراہیم بن محمد بن میمون: حدثنا عبدالکریم بن ھلال الجعفی عن صالح لمری عن ثابت البنانی عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ'' کی سند سے روایت کیا ہے۔ اس میں ابراہیم بن محمد بن میمون کٹر شیعہ اور جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

دیکھئے لسان المیزان (۱ ۱۰۷)

عبدالکریم بن ہلال غیر معروف (مجہول) ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۲ ٦٤٧)

ولسان المیزان (۴ ۵۲) ودیوان الضعفاء للذہبی (۲۵۹۷) اور المغنی فی الضعفاء (۳۷۸٦) صالح المری ضعیف ہے۔ (تقریب التہذیب: ۲۸۴۵) ومجمع الزوائد (۸ ۲۹۵)

لہٰذا یہ روایت بھی ضعیف، مردود اور باطل ہے۔

چوتھی روایت: اسے طبرانی (المعجم الکبیر ۲۳ ۳۳۱، ۳۳۲ ح ۷٦۳) اور ابونعیم الاصبہانی (البدایہ والنہایہ ٦ ۱۵۵) نے ''حبان بن اغلب بن تمیم کے بارے میں امام بخاری نے کہا: ''منکر الحدیث'' وہ منکر حدیثیں بیان کرتا تھا۔ (التاریخ الکبیر ۲ ۷۰)

ہیثمی نے کہا: ''وفیہ اغلب بن تمیم وھو ضعیف'' اور س میں اغلب بن تمیم ہے وہ ضعیف ہے۔ (مجمع الزوائد ۸ ۲۹۵)

لہٰذا یہ روایت بھی سخت ضعیف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

پانچویں روایت: ابن ابی خثیمہ نے التاریخ الکبیر میں ''شریک عن عمر بن عبداللہ عن یعلیٰ بن مرۃ عن ابیہ عن جدہ'' کی سند سے بیان کی۔ (المعتبر فی تخریج احادیث المنہاج والمختصر للزرکشی ص ۱۱۹، ۱۲۰)

اس میں قاضی شریک مدلس ہیں۔ (طبقات المدلسین ۵۶ ۲)

عمر بن عبداللہ بن یعلیٰ ضعیف ہے۔ (تقریب التہذیب: ۴۹۳۳ وتحفۃ الاقویاء فی تحقیق کتاب الضعفاء ص ۷۷)

اس کا باپ عبداللہ بن یعلیٰ بن مرہ ضعیف ہے۔ (دیوان الضعفاء للذہبی: ۲۳۵۳، نیز دیکھئے لسان المیزان ۳ ۳۷۹)

لہٰذا یہ روایت بھی مردود ہے۔

تنبیہ: یہ روایت مجھے ابن ابی خثیمہ کی کتاب ''التاریخ الکبیر'' میں نہیں ملی اور نہ حافظ ابن حجر کو یہ روایت کتابِ مذکور میں ملی ہے۔

دیکھئے حاشیہ المعتبر فی تخریج احادیث المنہاج والمختصر (ص ۱۲۰)

خلاصۃ التحقیق: ہرنی والا یہ قصہ ثابت نہیں ہے لہٰذا اسے بغیر جرح کے بیان کرنا جائز نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص460

محدث فتویٰ